یا اللہ مدد

کیا معجزہ اور کرامت نبی اور ولی کے اختیار میں ہوتا ہے؟

ازافادات

حضرت مولانا محمد محسن طارق الماتریدی حفظہ اللہ

پیشکش

نوجوانانِ احناف طلباءِ دیوبند پشاور

قسط اول

کیا معجزہ اور کرامت نبی اور ولی کے اختیار میں ہوتا ہے؟

محقق اہل سنت مولانا محمد محسن طارق الماتریدی حفظہ اللہ

کیا شیخ عبد الحق محدث دہلوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ معجزہ و کرامت کو نبی و ولی کے اختیار میں بایں معنی مراد لیتے ہیں کہ نبی و ولی کو اختیار علی قدرۃ المعجزۃ او الکرامۃ یا اختیار علی قدرۃ خرق العادۃ یا اختیار علی ایجاد المعجزۃ او الکرامۃ یا اختیار علی ایجاد خرق العادۃ دے دیا جاتا ہے؟

قارئین کرام معجزہ اور کرامت فعل باری تعالی ہے نہ کہ فعل نبی و ولی یعنی معجزہ و کرامت باری تعالی کے اختیار میں ہوتے ہیں نہ کہ نبی و ولی کے اختیار میں جیساکہ قرآن و سنت و سلف کرام رحمھم اللہ تعالی کی عبارات سے یہ مدعی اپنے مقام پر ثابت ہے
(تفصیل کے لئے دیکھئے راہِ ہدایت مصنف امام اہلسنت و الجماعت حضرت شیخ سرفراز خان صفدر صاحب رحمہ اللہ تعالی)

قارئینِ کرام قبل اس کے کہ اصل مبحث پر ہم بات شروع کریں اسے ذہن میں رکھیے گا کہ معجزہ و کرامت نبی و ولی کے اختیار میں بایں معنی قطعاً قطعاً نہیں ہے کہ باری تعالیٰ اس نبی و ولی کو اختیار علی قدرۃ المعجزۃ او الکرامۃ یا اختیار علی قدرۃ خرق العادۃ یا اختیار علی ایجاد المعجزۃ او الکرامۃ یا اختیار علی ایجاد خرق العادۃ دے دیتا ہے حاشا و کلا ایسا نہیں ہے حضرت شاہ اسماعیل شھید رحمہ اللہ تعالی کا ایک صریح حوالہ پیش خدمت ہے

بیانش آنکہ حق جل و علی بقدرت خود در عالم تکوین تصرفے عجیب بنا بر تصدیق مقبولے از مقبولان خود مے فرمائید نہ آنکہ قدرت صدور خرق عادت در او ایجاد مے فرمائید و اورا باظہار آں مامور مے نمائید حاشا و کلا قدرت در عالم تکوین از خواص قدرت ربانی است نہ از آثار قوت انسانی۔

منصب امامت ص 31

ترجمہ: بیان اس کا کہ باری تعالی اپنے مقبول بندوں میں سے کسی کی تصدیق کے لئے اپنی قدرت سے عالم تکوین کوئی عجیب و غریب تصرف فرماتا ہے نہ یہ کہ خرق عادت کے صادر کرنے کی قدرت اس مقبول بندہ میں ایجاد کرتا ہے اور اسے اس کے اظہار پر مامور کرتا ہے حاشا و کلا معاملہ یوں نہیں ہے کیونکہ عالم تکوین کے اندر قدرت تو یہ محض باری تعالی کے خواص میں سے ہے نہ کہ خواص انسانی کے آثار سے۔

اسی طرح امام اہلسنت شیخ سرفراز خان صفدر صاحب رحمہ اللہ تعالی اپنی اس موضوع پر مایہ ناز کتاب راہِ ہدایت میں بحوالہ فتاوی رشیدیہ رد بوارق سے جو کہ فارسی زبان میں اردو ترجمہ کے ساتھ ایک اقتباس نقل کیا ہے وہ بھی اس مقام پر ہم ہدیہ قارئین کرنا چاہیں گے چنانچہ امام اہلسنت و الجماعت شیخ سرفراز خان صفدر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

فتاوی رشیدیہ میں معجزات و کرامات اور خوارق عادات کے بارے میں کئ ایک محققین علماء امت سے متعدد نقول پیش کرکے اس مسئلہ پر سیر حاصل بحث ہے اور ہم نے اس کتاب میں ان کے بعض اقتباسات سے بھی استفادہ کیا ہے اور اسی میں حضرت مولانا حسین شاہ صاحب بخاری رحمہ اللہ تعالی بت شکن کی کتاب ردبوارق سے جو فارسی زبان میں ہے ایک طویل اقتباس نقل کیا ہے ہم اس کے ایک حصہ کا لفظی ترجمہ ہدیہ قارئین کرام کرتے ہیں جو یقینا بہت ہی مفید ہوگا چنانچہ وہ ارقام فرماتے ہیں کہ کسی چیز کی قدرت اور اختیار عطاء کرنا اور اس کی قوت اقتدار سپرد کرنا اور مفہوم کا حامل ہے اور اپنے فعل خاص کو کسی چیز میں ظاہر کرنا اس کا مطلب اور ہے مثلا کہنے والا یہ تو کہہ سکتا ہے کہ زید نے قلم سے لکھا اور اپنے فعل خاص جو کتابت ہے قلم میں ظاہر کیا مگر یہ نہیں کہہ سکتا کہ زید نے حرکت کی قدرت اور اختیار اور کتابت پر قدرت کا اقتدار قلم کو سپرد کردیا ہے کیونکہ جب تک قلم مثل زید کے انسان نہ ہوجائے حرکت کی قدرت اور اختیار اور کتابت کی قوت اور اقتدار اس کو حاصل نہیں ہوسکتا اور خاصہ انسان قلم کے ہاتھ میں نہیں جاسکتا پس اگر کوئی آدمی یہ کہتا ہے کہ زید نے قلم کو لکھنے کی قدرت اور اختیار دیا ہے اور اپنا خاصہ اس کے حوالے کردیا ہے تو اس کے کلام کا حاصل یہ نکلے گا کہ زید نے قلم کو انسان بنادیا ہے بخلاف اس کے اگر کوئی شخص یہ کہے کہ زید نے قلم سے لکھا تو اس کا مفاد یہ نکلے گا کہ لکھنے کا فعل زید کا

خاصہ ہے اور قلم کو اس فعل میں کسی قسم کی کوئی قدرت اور اختیار حاصل نہیں ہے اور نہ اس میں کوئی قوت اور اقتدار ہے (اور ان دونوں باتوں میں بڑا فرق ہے)

بہ بین تفاوقت راہ از کجا است تا بکجا

جب یہ بات ذہن نشین ہوگئی اور دل میں اترگئی تو غور سے ہمارا اصل مطلب ملاحظہ کرنا (شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات) کہ افعال میں قدرت اور اختیار تو جناب باری تعالی وحدہ لاشریک لہ کے خواص میں سے ہے اور قوت و اقتدار آثار خاصہ صمدیت سے ہے کسی شخص یا کسی چیز کو یہ قدرت عطاء کرنا یہ معنی رکھتا ہے کہ اس کو ممکن کے مرتبہ سے اٹھاکر واجب کے درجہ پر لے جایا گیا ہے کیونکہ اس قدرت کا مبداء اور ان افعال پر اختیار رکھنا اور قوت و اقتدار کی دارومدار صرف واجب الوجود کے آثار سے ہے (نہ کہ ممکن کے آثار سے) الخ

راہ ہدایت ص 32/33 بحوالہ رسالہ رد بوارق بحوالہ فتاوی رشیدیہ جلد 3 ص 220

اسے ذہن میں رکھنے کے بعد یہ پیش نظر رہے کہ بعض عبارات سلف کرام رحمھم اللہ تعالی کی عبارات میں کرامت سے متعلق اختیار کے لفظ کے ساتھ یہ آیا ہے کہ یہ ولی کے اختیار میں ہوتا ہے جس میں سے ایک عبارت حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالی کی بھی پیش کی جاتی ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہے

والحق جواز وقوعها قصدا واختیار

لمعات التنقیح باب الکرامات ص ۵۱۴

جواب اول

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالی کی کچھ اور عبارات کو ذکر کرکے جمیع عبارات پر سلف کرام رحمھم اللہ تعالی کی تصریحات کی روشنی میں ہی جواب دیا جائے کہ ان کی عبارت میں جو اختیار کا اثبات ہے وہاں کیا مراد ہے اور جہاں اختیار کی نفی ہے وہاں کیا مراد ہے کیونکہ خود حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالی کی دوسری عبارات میں اختیار کی نفی ہے

یہاں یہ ذہن میں رکھیے گا کہ جمھور اہلسنت و الجماعت کے ہاں کرامت معجزہ ہی کی فرع ہے بہرکیف حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں

معجزہ فعل نبی نیست بلکہ فعل خدائے تعالی است کہ بر دست وے اظہار نمودہ بخلاف افعال دیگر کہ کسب ایں از بندہ است و خلق از خدا تعالی و در معجزۃ کسب نیز از بندہ نیست

مدارج النبوۃ ج 2 ص 116

ترجمہ: معجزہ نبی کا فعل نہیں ہوتا بلکہ باری تعالی کا فعل ہوتا ہے جس کو نبی کے دست مبارک پر باری تعالی ظاہر کرتا ہے برخلاف اور دوسرے افعال کے کہ ان میں کسب بندہ کی طرف سے ہوتا ہے اور خلق باری تعالی کی طرف سے جبکہ معجزہ میں کسب بھی بندہ کا نہیں ہوتا۔

دوسری جگہ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں

چہ معجزہ و کرامت فعل خدا است کہ ظاہر می گردد بر دست بندہ بجہت تصدیق و تکریم وے نہ فعل بندہ است کہ صادر مے گردد بقصد و اختیار او مثل سائر افعال

شرح فتوح الغیب مقالۃ 6 ص 27

ترجمہ: کیونکہ معجزہ اور کرامت باری تعالی کا فعل ہے کہ جسے باری تعالی ظاہر کرتا ہے بندہ کے ہاتھ پر اس کی تصدیق و تکریم کے غرض سے معجزۃ اور کرامت بندہ کا فعل نہیں ہے جو اس کے قصد اور اختیار سے صادر ہو جیساکہ اور دوسرے افعال اختیاریہ ہیں جو بندہ کے قصد اور اختیار سے صادر ہوتے ہیں

قارئینِ کرام جیسا کہ آپ حضرات نے بھی پڑھ لیا ہوگا اور سمجھ لیا ہوگا کہ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالی کی لمعات التنقیح کی عبارت کا تعارض پیش آرہا ہے مدارج النبوۃ کی عبارت اور شرح فتوح الغیب کی عبارت سے اس تعارض کو دور کیسے کیا جائے اس کے لئے سب سے پہلے ہم اگر حضرت رحمہ اللہ تعالی کی عبارات مع دیگر سلف کرام رحمھم اللہ تعالی کی عبارات کی طرف ہم رجوع کریں گے تو مسئلہ کا حل نکل آئے گا ان شاء اللہ تعالی۔

توجہ کیجئے گا

شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ تعالی سالک کے مقام کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب تو اپنی خودی کو مٹا کر فانی ہوجائے تو

فحینئذ یضاف الیك التکوین وخرق العادات فیری ذالك منك فی ظاهر العقل والحکم وهو فعل الله وارادته حقا فی العلم الخ

فتوح الغیب مقالہ 6 ص 27

ترجمہ: پس تیری طرف تکوین اور خوارق عادت کی نسبت کی جائے گی اور وہ چیز عقل کے ظاہری حکم کے مطابق تجھ سے دیکھی جائے گی دراں حالیکہ وہ در حقیقت اعتقادی اعتبار سے باری تعالیٰ کا فعل اور باری تعالیٰ کا ارادہ ہوگا۔

اس کی تشریح کرتے ہوئے حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں!

پس چوں فانی شود از خودی و نماند جز فعل و ارادت در تو نسبت کردہ مے شود بسوئے تو پیدا کردن کائنات و پارہ کردن عادات یعنی متصرف مے گرداند ترا در عالم بخوارق و کرامات پس دیدہ مے شود آں فعل و تصرف از تو در ظاہر عقل و حکم وے و لیکن در باطن و نفس الامر فعل پروردگار است تعالیٰ چہ معجزۃ و کرامت فعل خدا است کہ ظاہر می گردد بر دست بندہ بجہت تصدیق و تکریم وے نہ فعل بندہ است کہ صادر مے گردد بقصد و اختیار او مثل سائر افعال

شرح فتوح الغیب مقالہ 6 ص 27

ترجمہ: پس جب تو اپنی خودی کو مٹاکر فانی ہوجائے اور تجھ میں فعل اور ارادہ کے سوا کچھ بھی باقی نہ رہے تو تیری طرف کائنات کی تخلیق اور خرق عادات کے امور کی نسبت کی جائے گی یعنی تجھے خوارق عادات کرامات کے سلسلہ میں جہان کے اندر متصرف گردانا جائے گا پس ظاہری طور پر صورتاً وہ فعل اور تصرف تجھ سے صادر ہوگا مگر باطن و نفس الامر و حقیقت میں وہ باری تعالیٰ کا فعل ہوگا کیونکہ معجزۃ اور کرامت باری تعالیٰ کا فعل ہے کہ جسے باری تعالیٰ ظاہر کرتا ہے بندہ کے ہاتھ پر اس کی تصدیق و تکریم کے غرض سے معجزۃ اور کرامت بندہ کا فعل نہیں ہے جو اس کے قصد اور اختیار سے صادر ہو جیساکہ اور دوسرے افعال اختیاریہ ہیں جو بندہ کے قصد اور اختیار سے صادر ہوتے ہیں

آمدم بر سر اصل مطلب

مقدمہ نمبر 1

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صراحتاً یہ بھی فرمایا کہ حق یہ ہے کہ کرامت ولی کے اختیار میں ہوتی ہے

مقدمہ نمبر 2

اسی طرح صراحتاً یہ بھی فرمایا کہ معجزۃ و کرامت نبی و ولی کے اختیار میں نہیں ہوتے ہیں حتی کہ صراحتاً یہ بھی فرمایا کہ معجزۃ و کرامت میں کسب بھی نبی و ولی کی طرف سے نہیں ہوتا بلکہ یہ معجزۃ اور کرامت ہر ایک محض فعل باری تعالی ہوتا ہے۔

مقدمہ نمبر 3

ساتھ یہ بھی فرمایا کہ ظاہری طور پر صورتاً وہ فعل اور تصرف نبی و ولی سے صادر ہوتا ہے مگر باطن و نفس الامر و حقیقت میں وہ فعل باری تعالی ہوتا ہے۔

نتیجہ

جہاں اختیار کا اثبات ہے وہ ظاہراً و صورتاً ہے باطناً نفس الامر و حقیقت میں اختیار باری تعالی ہی کو ہے مطلب اختیار علی قدرۃ المعجزۃ او الکرامۃ یا اختیار علی قدرۃ خرق العادۃ یا اختیار علی ایجاد المعجزۃ او الکرامۃ یا اختیار علی ایجاد خرق العادۃ یہ صرف اور صرف باری تعالی کے پاس ہوتا ہے۔ فتدبر!

جواب دوم

شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ تعالی تکوین کے متعلق فرماتے ہیں

ثم قد یرد الیك التکوین فیکون جمیع ما یحتاج الیہ باذن اللہ تعالی

فتوح الغیب مقالہ 46 ص 80

ترجمہ: پھر کبھی اس ولی کی طرف تکوین کی نسبت کردی جاتی ہے لہٰذا باری تعالی کے حکم سے جس شئ کی حاجت ہوتی ہے وہ پوری ہوجاتی ہے۔

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالی اس کی شرح میں لکھتے ہیں

سپردہ مے شود بوے پیدا کردن اشیاء و تصرف در اکوان کہ عبارت از خرق عادت است

شرح فتوح الغیب مقالہ46 ص 80

ترجمہ: کہ ولی کی طرف اشیاء کا پیدا کرنا اور اکوان کے اندر تصرف کرنا سپرد کردیا جاتا ہے جو کہ عبارت ہے خرق عادت سے

اور کرامت و خرق عادت کے متعلق جیساکہ پہلے بھی فرمایا آگے پھر تحریر فرماتے ہیں کہ

یعنی آں در حقیقت فعل حق است کہ بر دست ولی ظہور یافتہ چنانچہ معجزۃ بر دست نبی صلی اللہ علیہ و سلم

شرح فتوح الغیب مقالہ46 ص 207

ترجمہ: کہ مطلب کرامت حقیقت میں فعل باری تعالی ہوتا ہے جو ولی کے ہاتھ پر صادر ہوتا ہے جیساکہ معجزۃ نبی کا فعل ہوتا ہے۔

مقدمہ نمبر 1

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالی نے یہ فرمایا کہ ولی کی طرف اشیاء کا پیدا کرنا اور اکوان کے اندر تصرف کرنا سپرد کردیا جاتا ہے جو کہ عبارت ہے خرق عادت سے۔

مقدمہ نمبر 2

آگے فرمایا کہ یعنی کرامت حقیقت میں فعل باری تعالی ہوتا ہے جو ولی کے ہاتھ پر صادر ہوتا ہے جیساکہ معجزۃ نبی کا فعل ہوتا ہے۔

نتیجہ

مطلب کہ تکوین و تصرف کے اختیار سے مراد نبی و ولی کے ہاتھ پر معجزۃ و کرامت و خرق عادت کا صدور ہونا ہے اور یہ اسناد مجازی ہے نہ کہ یہ کہ باری تعالیٰ ان کو اپنی طرح تکوین و تصرف کا اختیار دے دیتے ہیں کیونکہ یہ صرف اور صرف فعل باری تعالیٰ ہے لھذا یہ گویا رد ہے معتزلۃ پر کہ وہ اولیاء کرام رحمھم اللہ تعالی و کثر اللہ تعالی سوادھم کے ہاتھ پر کرامت کے صدور کا انکار کرتے ہیں اور جمھور اھلسنت و الجماعت معجزۃ و کرامت کو فعل باری تعالیٰ سمجھتے ہیں اور انبیاء کرام علیھم الصلوات و التسلیمات و اولیاء کرام رحمھم اللہ تعالی و کثر اللہ تعالی سوادھم کے ہاتھوں اس کا صدور مانتے ہیں۔فتدبر!

جواب سوم

جہاں اختیار کا اثبات ہے تو وہاں پہلے سے باری تعالیٰ کی طرف سے علم ہوتا ہے اور پھر اس علم کے مطابق قصد ہوتا ہے جیساکہ التکشف میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمہ اللہ تعالی نے کرامت کی ایک قسم یہ بیان فرمائی ہے کہ

> ایک قسم وہ جہاں علم بھی اور قصد بھی جیسے نیل کا جاری ہونا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے فرمان مبارک سے الخ

التکشف ص 10

نتیجہ

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے علم اور قصد کا ذکر فرمایا جوکہ دلیل ہے اثبات اختیار پر مطلب جہاں اختیار ہے وہاں بوجہ علم من اللہ تعالیٰ کے بندہ قصد کرتا ہے چاہے وہ قصد پھر دعا کے ذریعہ ہو یا کسی اور عمل کے ذریعہ جیسے یہاں فرمان مبارک کا لکھ کر نیل میں ڈالنا ہے تو اختیار علی العمل ہوا نہ کہ اختیار علی قدرۃ المعجزۃ او الکرامۃ یا اختیار علی قدرۃ خرق العادۃ یا اختیار علی ایجاد المعجزۃ او الکرامۃ یا اختیار علی ایجاد خرق العادۃ۔فتدبر!

جواب نمبر 4

اکثر مفسرین کرام رحمھم اللہ تعالی و کثر اللہ تعالی سوادھم نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ آصف بن برخیا رحمہ اللہ تعالی نے دعا کی اور اس دعا کے نتیجہ میں باری تعالیٰ نے تخت بلقیس کو حاضر کردیا

1. تفسیر ابن کثیر پارہ 19 سورۃ النمل آیت 40
2. تفسیر طبری پارہ 19 سورۃ النمل آیت 40
3. تفسیر بغوی پارہ 19 سورۃ النمل آیت 40

4. التفسیر المیسر پارہ 19 سورۃ النمل آیت 40
5. تفسیر السعدی پارہ 19 سورۃ النمل آیت 40
6. الوسیط لطنطاوی پارہ 19 سورۃ النمل آیت 40
7. بیان القرآن پارہ 19 سورۃ النمل آیت 40
8. معارف القرآن پارہ 19 سورۃ النمل آیت 40

نتیجہ

لھذا جہاں اختیار کا اثبات ہے وہاں مراد اختیار علی العمل ہے نہ کہ اختیار علی قدرۃ المعجزۃ او الکرامۃ یا اختیار علی قدرۃ خرق العادۃ یا اختیار علی ایجاد المعجزۃ او الکرامۃ یا اختیار علی ایجاد خرق العادۃ۔فتدبر!

سوال

کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ جہاں اختیار کا اثبات ہے وہاں کسب مراد ہے اور جہاں اختیار کا اثبات نہیں ہے وہاں خلق مراد ہے؟

جواب

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ واشگاف الفاظ میں اس کی نفی فرمائی ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں جیساکہ پیچھے بھی باحوالہ گذر گیا کہ

> معجزہ فعل نبی نیست بلکہ فعل خدائے تعالی است کہ بر دست وے اظہار نمودہ بخلاف افعال دیگر کہ کسب ایں از بندہ است و خلق از خدا تعالی و در معجزۃ کسب نیز از بندہ نیست
>
> مدارج النبوۃ ج 2 ص 116
>
> **ترجمہ:** معجزہ نبی کا فعل نہیں ہوتا بلکہ باری تعالی کا فعل ہوتا ہے جس کو نبی کے دست مبارک پر باری تعالی ظاہر کرتا ہے برخلاف اور دوسرے افعال کے کہ ان میں کسب بندہ کی طرف سے ہوتا ہے اور خلق باری تعالی کی طرف سے جبکہ معجزہ میں کسب بھی بندہ کا نہیں ہوتا

دوسری جگہ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

چہ معجزۃ و کرامت فعل خدا است کہ ظاہر می گردد بر دست بندہ بجہت تصدیق و تکریم وے نہ فعل بندہ است کہ صادر مے گردد بقصد و اختیار او مثل سائر افعال

شرح فتوح الغیب مقالہ 6 ص 27

ترجمہ: کیونکہ معجزہ اور کرامت باری تعالی کا فعل ہے کہ جسے باری تعالی ظاہر کرتا ہے بندہ کے ہاتھ پر اس کی تصدیق و تکریم کے غرض سے معجزہ اور کرامت بندہ کا فعل نہیں ہے جو اس کے قصد اور اختیار سے صادر ہو جیساکہ اور دوسرے افعال اختیاریہ ہیں جو بندہ کے قصد اور اختیار سے صادر ہوتے ہیں۔

نتیجہ

لھذا کسب کو بایں معنی لینا کہ بعض دفعہ نبی یا ولی کو اختیار علی قدرۃ المعجزۃ او الکرامۃ یا اختیار علی قدرۃ خرق العادۃ یا اختیار علی ایجاد المعجزۃ او الکرامۃ یا اختیار علی ایجاد خرق العادۃ دے دیا جاتا ہے اور پھر وہ اس کا کسب کرتا ہے اور باری تعالی اس کا خلق فرماتے ہیں تو جیسا کہ اس کو کلی طور پر ماننا شرک ہے اسی طرح اس کو جزئی طور پر بھی ماننا شرک ہے۔فافھم!

اللّٰھم اھدنا الصراط المستقیم

سوال

کیا یہ کہنا صحیح ہے کہ بعض معجزات و کرامات اختیاری ہوتے ہیں اور بعض معجزات و کرامات غیر اختیاری؟

جواب

اگر بعض کرامات کے اختیاری ہونے سے مراد یہ ہے کہ بعض کرامات میں بندہ کو اختیار علی قدرۃ المعجزۃ او الکرامۃ یا اختیار علی قدرۃ خرق العادۃ یا اختیار علی ایجاد المعجزۃ او الکرامۃ یا اختیار علی ایجاد خرق العادۃ دے دیا جاتا ہے تو اس حیثیت سے یہ تقسیم خانہ زاد ہے جمہور اھلسنت و الجماعت کے اصولوں کے سراسر خلاف ہے تفصیل کے دیکھئے راہ ہدایت مصنف امام اہلسنت و الجماعت حضرت شیخ سرفراز خان صفدر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ۔

نوٹ: ان شاء اللہ تعالیٰ قسط نمبر 2 میں اہل بدعت میری مراد بریلوی اور سیفی حضرات ہیں کی طرف سے جو عبارات کرامات سے متعلق باختیارھم وطلبھم وغیرہ پیش کی جاتی ہیں ان پر گفتگو

ہوگی کہ اختیار کے کلام عرب میں 7 معانی آتے ہیں اور ان عبارات میں قطعاً حاشا و کلا اختیار کا معنی قدرت و سلطنت اس حیثیت سے کہ بندہ کو اختیار علی قدرۃ المعجزۃ او الکرامۃ یا اختیار علی قدرۃ خرق العادۃ یا اختیار علی ایجاد المعجزۃ او الکرامۃ یا اختیار علی ایجاد خرق العادۃ دے دیا جاتا ہے نہیں ہے بلکہ انتقاء و اصطفاء ہے یا اختیار کے 7 معانی میں سے کوئی اور معنی مگر قدرت و سلطنت تو ہے ہی نہیں ورنہ جمہور اھلسنت و الجماعت کے اصولوں کی خلاف ورزی لازم آئے گی۔

لھٰذا یہ واضح ہوجائے گا ان شاء اللہ تعالی کہ ان عبارات کا اصل مبحث سے تعلق ہے ہی نہیں مزید شیخ عبد الحق محدث دہلوی صاحب رحمہ اللہ تعالی کی وہ عبارت جس میں اثبات اختیار ہے اس کا ایک اور جواب بھی گویا ذکر ہوجائے گا۔جزا کم اللہ تعالی احسن الجزاء

قسط دوم

کیا معجزہ و کرامت نبی و ولی کے اختیار میں ہے؟

محقق اہلسنت مولانا محمد محسن طارق الماتریدی حفظہ اللہ

اشکال

1۔ ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری ج 5 صفحہ 413 پر قصہ حضرت جریج رحمہ اللہ تعالی کے تحت لکھا ہے

وفی ھذا اثبات کرامات الاولیاء ووقوع ذالك لهم باختيارهم وطلبهم

2 ۔دلیل الفاتحین لطرق ریاض الصالحین ج 3 ص 88 پر قصہ حضرت جریج رحمہ اللہ تعالی کے تحت لکھا ہے

وفيه اثبات كرامات الاولياء ووقوع الكرامة لهم باختيارهم وطلبهم

3۔ عمدۃ القاری کتاب احادیث الانبیاء تحت ج 11 ص 191 پر قصہ حضرت جریج رحمہ اللہ تعالی کے تحت لکھا ہے

وفيه اثبات الكرامة للاولياء ووقوع الكرامة لهم باختيارهم وطلبهم

4۔ فتح الباری کتاب احادیث الانبیاء ج 6 ص 589 پر قصہ حضرت جریج رحمہ اللہ تعالی کے تحت لکھا ہے

وفیہ اثبات کرامات الاولیاء ووقوع الکرامۃ لھم باختیارھم وطلبھم

5 ۔تشنیف السامع بجمع الجوامع لتاج الدین السبکی رحمہ اللہ الکتاب السابع فی الاجتھاد ج 4 ص 499 پر و کرامات الاولیاء حق کے تحت لکھا ہے

تقع الکرامۃ باختیار الولی وطلبہ علی الصحیح عند المتکلمین وقیل لاتقع باختیارھم و طلبھم

6۔ حاشیۃ العلامۃ البنانی علی شرح الامام المحلی علی جمع الجوامع الکتاب السابع فی الاجتھاد ج 2 ص 247 پر و کرامات الاولیاء حق کے تحت لکھا ہے

قولہ جائزۃ واقعۃ ای ولو باختیارھم وطلبھم

7۔ حاشیۃ العطار علی شرح الامام المحلی علی جمع الجوامع الکتاب السابع فی الاجتھاد ج 2 ص 481 پر و کرامات الاولیاء حق کے تحت لکھا ہے

قولہ جائزۃ وواقعۃ ولو باختیارھم وطلبھم قال النووی الصحیح ان الکرامات تقع للاولیاء باختیارھم وطلبھم

8۔ حاشیۃ زکریا الانصاری علی شرح الامام المحلی علی جمع الجوامع الکتاب السابع فی الاجتھاد ج 4 ص 238 پر و کرامات الاولیاء حق کے تحت لکھا ہے

قولہ جائزۃ وواقعۃ ولو باختیارھم وطلبھم قال النووی الصحیح ان الکرامات تقع للاولیاء باختیارھم وطلبھم

9 ۔لمعات التنقیح فی شرح مشکوۃ المصابیح ج 9 ص 514 باب الکرامات کے تحت لکھا ہے

والحق جواز وقوعھا قصدا واختیار

10۔ کتاب الارشاد الی قواطع الادلۃ فی اصول الاعتقاد ص 316 پر فصل فی اثبات الکرامۃ و تمییزھا من المعجزات کے تحت لکھا ہے

ثم مجوزو الکرامات تحزبوا احزابا فمن صائر الی شرط الکرامۃ الخارق للعادۃ ان تجری من غیر ایثار و اختیار من الولی و صار ھؤلاء الی ان الکرامۃ تفارق المعجزۃ من ھذا الوجہ و ھذا غیر صحیح الخ

ان تمام حوالہ جات کے اندر تقریباً اکثر مقامات پر کرامات اولیاء کرام رحمھم اللہ تعالی و کثر اللہ تعالی سوادھم سے متعلق باختیارھم وطلبھم کے الفاظ صراحتاً آئے ہیں اسی طرح شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالی کی عبارت میں بھی قصدا و اختیار کے الفاظ صراحتاً موجود ہیں جبکہ امام الحرمین امام جوینی رحمہ اللہ تعالی کی عبارت کا مفہوم بھی تقریباً یہی ہے کہ جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ کرامت ولی کے اختیار سے جاری نہیں ہوسکتی اور یہ کہہ کر وہ یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ معجزہ اور کرامت میں فرق ہے تو یہ صحیح نہیں ہے
اسی طرح بعض دیگر مقامات پر کچھ اور تعبیر کے ساتھ مگر مفہوم ان کا بھی یہی نکلتا ہے کرامت ولی کے اختیار اور طلب سے واقع ہوتی ہے
بہر کیف خلاصہ تمام حوالہ جات کا یہ نکلتا ہے کہ کرامات اولیاء کے اختیار اور طلب سے واقع ہوتے ہیں

جواب

9 نمبر حوالہ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالی کا ہے جس پر پہلی قسط میں مفصل بحث گذر چکی ہے کہ حضرت رحمہ اللہ تعالی کے ہاں اختیار سے کیا مراد ہے جبکہ ابتدائی 8 حوالہ جات کے اندر "باختیارھم وطلبھم" کے الفاظ ہیں
جن کے متعلق اولاً بطور تنقیح کے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اگر اختیار سے مراد یہاں پر اختیار علی قدرۃ المعجزۃ او الکرامۃ یا اختیار علی قدرۃ خرق العادۃ یا اختیار علی ایجاد المعجزۃ او الکرامۃ یا اختیار علی ایجاد خرق العادۃ مراد ہے تو "وطلبھم" کا کیا مطلب ہے آپ کے ہاں؟ کیونکہ جب اختیار سے مراد یہاں

پر اختیار علی قدرۃ المعجزۃ او الکرامۃ یا اختیار علی قدرۃ خرق العادۃ یا اختیار علی ایجاد المعجزۃ او الکرامۃ یا اختیار علی ایجاد خرق العادۃ مراد ہے آپ کے ہاں تو "طلب کرنا" چہ معنی دارد؟ "طلب" تو اس شیٔ کو کیا جاتا ہے جو اختیار بمعنی بالا نہ ہو جب اختیار بمعنی بالا ہو تو "طلب" کی قید کا فائدہ؟
اس تنقیح کا جواب تا قیامت بریلوی اور سیفی حضرات کے سر پر قرض رہے گا کیونکہ اختیار سے یہ حضرات جو مراد لیتے ہیں اس مراد کا "طلب" کے ساتھ ایسا تعارض ہے جس کا جواب صرف ایک ہی صورت میں ہوسکتا ہے اور وہ ہے کہ اختیار کو جس مراد میں یہ حضرات لیتے ہیں اس مراد کو لینا چھوڑدیا جائے۔فتدبر!
اب آتے ہیں اصولی جواب کی طرف جس سے ان شاء اللہ تعالی ان سارے حوالہ جات کی قلعی کھل جائے گی۔ قارئینِ کرام اختیار کا لفظ کلام عرب میں 7 معانی کے لئے استعمال ہوتا ہے!

1الاختیار بمعنی الانتقاء والاصطفاء

2الاختیار بمعنی الرضاء وطیب النفس

3الاختیار بمعنی القصد وارادۃ الفعل

4الاختیار بمعنی القدرۃ والسلطنۃ

5الاختیار بمعنی الولایۃ علی التصرف

6الاختیار بمعنی الجواز التکلیفی

7الاختیار بمعنی القدرۃ

طوالت سے بچنے کے لئے کہ ہر ایک معنی کو ہم قرآن و سنت و کلام عرب سے ثابت کریں سر دست اختیار کے اصلی معنی پر ہم کچھ گفتگو کرنا چاہیں گے کہ اختیار کا لفظ لغتاً و اصلاً انتقاء واصطفاء کے لئے آتا ہے جس کا معنی ہے" پسند کرنا "،"منتخب کرنا"،" چن لینا"۔

مصباح اللغات مادۃ خیر ص220

القاموس الوحید مادۃ خیر ص489/490

المنجد مادۃ خیر ص224

قرآن میں باری تعالیٰ کا فرمان ہے

وانا اخترتك فاستمع لما یوحی

پارہ 16 سورۃ طٰہ آیت 13

اور میں نے تجھ کو پسند کیا ہے سو تو سنتا رہ جو حکم ہو

مطلب تجھے پسند کیا چن لیا منتخب کرلیا الخ

ترجمہ از معارف القرآن

اسی طرح فرمان باری تعالی ہے

وربك يخلق ما يشاء و يختار

پارہ 20 سورۃ القصص آیت 68

اور تیرا رب پیدا کرتا ہے جو چاہے اور پسند کرے جس کو چاہے
مطلب پسند کرے چن لے منتخب کرے الخ

ترجمہ۔ از معارف القرآن

صحیح مسلم کے مقدمہ جلد 1 صفحہ 10 میں ہے

عن ابن ابی ملیکة قال کتبت الی ابن عباس اساله ان یکتب لی کتابا و یخفی عنی فقال ولد ناصح انا اختار له الامور اختیارا و اخفی عنه قال فدعا بقضاء علی فجعل یکتب منه اشیاء و یمر به الشی فیقول والله ما قضی بهذا علی الا ان یکون ضل۔

صحیح مسلم المقدمة باب النهی عن الروایة عن الضعفاء و الاحتیاط فی تحملها۔

ترجمہ: ابن ابی ملیکة سے روایت ہے میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کو لکھا کہ میرے لئے ایک کتاب لکھ دو اور چھپا لو (ان باتوں کو جن میں کلام ہے تاکہ جھگڑا نہ ہو) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا لڑکا (اچھی) نصیحت کرتا ہے (یعنی ابن ابی ملیکة کو کہا) "میں اس کے لئے پسند کروں گا منتخب کروں گا چنوں گا" باتوں کو اور چھپا لوں گا جو چھپانے کی باتیں ہیں پھر انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے فیصلوں کو منگوایا ان میں سے کچھ باتیں لکھنے لگے اور بعض فیصلوں کو دیکھ کر کہتے تھے کہ قسم اللہ کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسا فیصلہ نہیں کیا اگر کیا ہو تو وہ بھٹک گئے (یعنی ان سے غلطی ہوئی)

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں

قال الشافعي والوقت الاول من الصلاۃ افضل ومما یدل علی فضل اول الوقت علی آخرہ اختیار النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر فلم یکونوا یختارون الا ما ھو افضل

سنن الترمذی ابواب الصلاۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب الوقت الاول من الفضل ج1ص215رقم175

ترجمہ: امام شافعی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ نماز کا اول وقت افضل ہے اور جو چیزیں اول وقت کی افضیلت پر دلالت کرتی ہیں من جملہ انہیں میں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم و ابوبکر عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا اسے پسند فرمانا ہے منتخب کرنا ہے چننا ہے کہ یہ لوگ اسی چیز کے معمول بنانے کو پسند فرماتے تھے منتخب کرتے تھے چنتے تھے جو افضل ہو۔

اسکے علاوہ بھی قرآن وسنت و فقہاء کرام رحمھم اللہ تعالی و کثر اللہ تعالی سوادھم کی عبارات و کلام عرب سے ڈھیر ساری مثالیں اس پر مل سکتی ہیں جس میں "اختیار" کا لفظ پسند کرنا منتخب کرنا چن لینا کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

لھذا ان تمام حوالہ جات میں "اختیار" کا لفظ پسند کرنا منتخب کرنا چن لینا کے معنی میں استعمال ہوا ہے نہ کہ اختیار بمعنی علی قدرۃ المعجزۃ او الکرامۃ یا اختیار علی قدرۃ خرق العادۃ یا اختیار علی ایجاد المعجزۃ او الکرامۃ یا اختیار علی ایجاد خرق العادۃ

ہاں البتہ یہ ہے کہ آپ یہ سوال اٹھاسکتے ہیں کہ جیساکہ ان تمام حوالہ جات سے مقصود بھی اس سوال و دفع دخل مقدر کا جواب ہے کہ

سوال

کیا اگر کوئی ولی بسا اوقات کرامت کے صدور اور عدم صدور سے متعلق صدور کو یا کسی خاص کرامت کے صدور کو باری تعالی سے اپنے سے صادر ہونے کو پسند کرتا ہے منتخب کرتا ہے چنتا ہے کہ مجھ سے کوئی بھی کرامت یا کوئی خاص کرامت باری تعالی صادر کروادے اور اسے اللہ تعالی سے طلب بھی کرتا ہے گویا اس کا قصد کرتا ہے چاہے وہ دعاء کے ذریعہ ہو یا دل کے توجہ کے ذریعہ یا کسی اور عمل کے ذریعہ باری پر کامل یقین اور باری تعالی سے غایت درجہ تعلق و باری تعالی پر غایت درجہ توکل کی وجہ سے بسا اوقات دعوی بھی ساتھ کرلیتا ہے یہاں تک کہ بایں وجہ بسا اوقات قسم بھی کھالیتا ہے تو کیا ویسے ہوسکتا ہے؟

جواب

جمھور اھلسنت و الجماعت کے ہاں جب کوئی ولی کرامت کے صدور اور عدم صدور سے متعلق صدور کو یا کسی خاص کرامت کے صدور کو باری تعالیٰ سے اپنے سے صادر ہونے کو پسند کرتا ہے منتخب کرتا ہے چن لیتا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ سے طلب بھی کرتا ہے گویا اس کا قصد کرتا ہے جیساکہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی صاحب نے لمعات التنقیح میں قصد کا بھی ذکر فرمایا ہے بہرکیف چاہے وہ دعاء کے ذریعہ ہو یا دل کے توجہ کے ذریعہ یا کسی اور عمل کے ذریعہ باری پر کامل یقین اور باری تعالیٰ سے غایت درجہ تعلق و باری تعالیٰ پر غایت درجہ توکل کی وجہ سے دعوی بھی ساتھ کرلیتا ہے یہاں تک کہ بسا اوقات بایں وجہ قسم بھی کھالیتا ہے تو ویسے بالکل بسا اوقات باری تعالی کر بھی دیتے ہیں اکراماًلہ اپنی قدرت کاملہ کے طفیل۔

دلیل نمبر 1

قرآن مجید میں آصف بن برخیا رحمہ اللہ تعالی کا واقعہ کہ انہوں نے اپنے سے اس خاص کرامت کے صدور یعنی تخت بلقیس کے لانے کو پسند کیا منتخب کیا چن لیا اور باری تعالیٰ سے اسے طلب کیا گویا اس کی طرف قصد کیا جیساکہ اکثر مفسرین کرام رحمھم اللہ تعالی و کثر اللہ تعالی سوادھم کے حوالوں سے قسط اول میں گذرا کہ آصف بن برخیا رحمہ اللہ تعالی نے باری تعالیٰ سے دعا کی اور باری تعالیٰ نے اسے وجود عطا فرمادیا۔

1. تفسیر ابن کثیر پارہ 19 سورۃ النمل آیت 40
2. تفسیر طبری پارہ 19 سورۃ النمل آیت 40
3. تفسیر بغوی پارہ 19 سورۃ النمل آیت 40
4. التفسیر المیسر پارہ 19 سورۃ النمل آیت 40
5. تفسیر السعدی پارہ 19 سورۃ النمل آیت 40
6. الوسیط لطنطاوی پارہ 19 سورۃ النمل آیت 40
7. بیان القرآن پارہ 19 سورۃ النمل آیت 40
8. معارف القرآن پارہ 19 سورۃ النمل آیت 40

دلیل نمبر 2

اسی طرح حضرت جریج رحمہ اللہ تعالی کا واقعہ ہے جو کہ صحیح بخاری میں موجود ہے کہ

كان رجل فی بنی اسرائیل یقال له جریج یصلی فجاءته امه فدعته فابی ان یجیبها فقال اجیبها او اصلی؟ ثم اتته فقالت اللهم لا تمته حتی تریه المومسات وکان جریج فی صومعته فقالت امراة لافتنن جریجا فتعرضت له فکلمته فابی فاتت راعیا فأمکنته من نفسها فولدت غلاما فقالت هو من جریج فاتوه وکسروا صومعته فانزلوه وسبوه فتوضا وصلی ثم اتی الغلام فقال من ابوك یا غلام؟ قال الراعی قالوا نبنی صومعتك من ذهب؟ قال لا الا من طین

صحیح بخاری کتاب المظالم باب اذا هدم حائطا فلیبن مثله ج3 صفحة 137 رقم 2482

صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء صلوات الله علیهم باب قول الله واذکر فی الکتاب مریم ج4 ص165 3436

صحیح مسلم کتاب البر والصلة والاداب باب تقدیم بر الوالدین علی التطوع بالصلاة وغیرها ج8 ص4 رقم 2550

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل میں ایک صاحب تھے جن کا نام جریج تھا وہ نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کی والدہ آئیں اور انہیں پکارا انہوں نے جواب نہیں دیا سوچتے رہے کہ جواب دوں یا نماز پڑھوں؟ پھر وہ دوبارہ آئیں اور (غصے میں) بد دعا کر گئیں کہ اے اللہ اسے موت نہ آئے جب تک کسی بدکار عورت کا منہ نہ دیکھ لے جریج اپنے عبادت خانہ میں رہتے تھے ایک عورت نے (جو جریج کے عبادت خانہ کے پاس اپنی مویشی چرایا کرتی تھی اور فاحشہ تھی) کہا کہ جریج کو فتنہ میں ڈالے بغیر نہ رہوں گی چنانچہ وہ ان کے سامنے آئی اور گفتگو کرنی چاہی لیکن انہوں نے منہ پھیر لیا پھر وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اپنے جسم کو اس کے قابو میں دے دیا آخر لڑکا پیدا ہوا اور اس عورت نے الزام لگایا کہ یہ جریج کا لڑکا ہے قوم کے لوگ جریج کے یہاں آئے اور ان کا عبادت خانہ توڑ دیا انہیں باہر نکالا اور گالیاں دیں لیکن جریج نے وضو کیا اور نماز پڑھ کر اس لڑکے کے پاس آئے انہوں نے اس سے پوچھا بچے تمہارا باپ کون ہے؟ بچہ (خدا کے حکم سے) بول پڑا کہ چرواہا (قوم خوش ہو گئی اور) کہا کہ ہم آپ کے لئے سونے کا عبادت خانہ بنوا دیں؟ جریج نے کہا کہ نہیں مٹی کا ہی صحیح ہے۔

ملاحظہ کیجئے گا کہ جب حضرت جریج رحمہ اللہ تعالی پر تہمت لگی تو انہوں نے اسے پسند کیا منتخب کیا چنا کہ مجھ پر سے باری تعالی یہ کرامت صادر فرمادے کہ میں اس بچہ سے جو ابھی بولنے کے قابل نہیں ہوا ہے پوچھوں اور وہ سچ بتادے چنانچہ انہوں نے وضوء کیا اور نماز پڑھی جیساکہ حدیث میں صراحت کے ساتھ موجود ہے اور اس نماز کے عمل کے ذریعہ گویا باری تعالی سے مدد طلب کی اور اس کے بعد بچہ کے پاس

آئے اور اس سے پوچھا تو اللہ تعالی نے ان کے ہاتھوں اس کرامت کا صدور فرمادیا اور اوپر کے پیش کردہ شروع کے 4 حوالہ جات میں قصہ حضرت جریج رحمہ اللہ تعالی کے تحت ہی محدثین کرام رحمھم اللہ تعالی نے یہ فرمایا ہے کہ

وفی ھذا یاوفیہ اثبات کرامات الاولیاء یا اثبات الکرامۃ للاولیاء ووقوع ذالك لھم یاو وقوع الکرامۃ لھم باختیارھم وطلبھم

معلوم ہوا کہ یہاں بھی اور بقیہ حوالجات میں بھی اختیار بمعنی پسند کرنا منتخب کرلینا چن لینا ہے نہ کہ اختیار بمعنی علی قدرۃ المعجزۃ اوالکرامۃ یا اختیار علی قدرۃ خرق العادۃ یا اختیار علی ایجاد المعجزۃ اوالکرامۃ یا اختیار علی ایجاد خرق العادۃ

انتہائی حیرانگی ہوتی ہے کہ علم کے لمبے چوڑے دعوے کرنے والی شخصیات اسے اس ممنوع معنی میں استعمال کرتے ہیں

فیاللعجب ولضیعۃ العلم والادب

نتیجہ

پیش کردہ ابتدائی 8 حوالجات میں بھی اختیار بمعنی پسند کرنا منتخب کرنا اور چن لینا ہے اسی طرح لمعات التنقیح کی عبارت کا مطلب بھی یہی ہے کہ اولیاء کرام رحمھم اللہ تعالی و کثر اللہ تعالی سوادھم بسا اوقات کرامات کے صدور کا باری تعالیٰ سے خود پر سے صادر ہونے کا قصد کرتے ہیں چاہے وہ دعاء کے ذریعہ ہو یا دل کے توجہ کے ذریعہ یا کسی اور عمل کے ذریعہ اور کرامت کے صدور اور عدم صدور سے متعلق صدور کو یا کسی خاص کرامت کے صدور کو باری تعالی سے اپنے سے صادر ہونے کو پسند کرتے ہیں منتخب کرتے ہیں چن لیتے ہیں اور اسے باری تعالی سے طلب کرتے ہیں باری تعالی پر کامل یقین اور باری تعالی سے غایت درجہ تعلق و باری تعالی پر غایت درجہ توکل کی وجہ سے بسا اوقات دعوی بھی ساتھ کرلیتے ہے یہاں تک کہ بایں وجہ بسا اوقات قسم بھی کھالیتے ہیں تو باری تعالیٰ بالکل بسا اوقات ایسا کر بھی لیتے ہیں اکراماًلہ اور اسے وجود عطاء فرمادیتے ہیں اپنی قدرت کاملہ کے طفیل جبکہ کتاب الارشاد الی قواطع الادلۃ فی اصول الاعتقاد کی عبارت کا مطلب بھی یہی ہے گویا وہ بھی اس سوال و دفع دخل مقدر کا جواب دے رہے ہیں کہ کوئی شخص اگر یہ کہتا ہے کہ کرامت کے صدور اور عدم صدور سے متعلق صدور کو یا کسی خاص کرامت کے

صدور کو باری تعالیٰ سے اپنے سے صادر ہونے کو کوئی ولی اگر پسند کرتا ہے منتخب کرتا ہے چن لیتا ہے تو ایسا نہیں ہوسکتا اور یہ کہہ کر وہ یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ معجزۃ اور کرامت میں فرق ہے تو یہ صحیح نہیں ہے بلکہ بسا اوقات کرامت کے صدور اور عدم صدور سے متعلق صدور کو یا کسی خاص کرامت کے صدور کو باری تعالیٰ سے اپنے سے صادر ہونے کو کوئی ولی اگر پسند کرتا ہے منتخب کرتا ہے چن لیتا ہے اور اسے باری تعالیٰ سے طلب کرتا ہے باری پر کامل یقین اور باری تعالیٰ سے غایت درجہ تعلق و باری تعالیٰ پر غایت درجہ توکل کی وجہ سے بسا اوقات دعوی بھی ساتھ کرلیتا ہے یہاں تک کہ بایں وجہ بسا اوقات قسم بھی کھالیتا ہے تو بالکل باری تعالیٰ بسا اوقات ایسا کر بھی لیتے ہیں اکراما لہ اور اسے وجود عطاء فرمادیتے ہیں اپنی قدرت کاملہ کے طفیل۔

اور ہمارے اس دعوی پر جہاں بطور مشتے از نمونہ خروارے ماقبل میں دو دلائل ہم نے ذکر کیے تیسری دلیل جس میں مزید بسا اوقات دعوی ولی پر من جانب اللہ تعالیٰ ویسا ہوجانے کی دلیل بھی ہے جیساکہ صحیح مسلم کی حدیث ہے

رب اشعث مدفوع بالابواب لو اقسم علی اللہ لابرہ

مسلم کتاب البر والصلۃ والاداب باب فضل الضعفاء والخاملین ج8ص36رقم2622

ترجمہ: بہت سارے پراگندہ بالوں والے دروازوں سے دھتکارے ہوئے جب اللہ تعالیٰ پر قسم کھا لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا فرمادیتے ہیں

لو اقسم علی اللہ لابرہ کی تشریح و توضیح میں امام و حافظ علامہ نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

ای حلف علی وقوع شئ اوقعہ اللہ اکراما لہ باجابۃ سوالہ وصیانتہ من الحنث فی یمینہ و هذا لعظم منزلتہ عند اللہ تعالی وان کان حقیرا عند الناس وقیل معنی القسم هنا الدعاء وابرارہ اجابتہ واللہ اعلم

المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج للنووی ج16 کتاب البر والصلۃ والاداب باب فضل الضعفاء والخاملین ص266رقم138_2622

ترجمہ: جس کا مفہوم ہے کہ اللہ کا وہ ولی کسی شی کے وقوع پر جب قسم کھا لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے واقع فرمادیتے ہیں اس ولی کے سوال کو قبول کرتے ہوئے اس ولی کا اکرام و اعزاز فرماتے ہوئے اور تاکہ وہ اپنی قسم میں حانث نہ ہو اور یہ سب کچھ اس وجہ سے کہ تاکہ لوگوں پر اس کا عظیم مرتبہ جو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا ہے واضح ہوجائے اگرچہ لوگوں کے ہاں وہ حقیر سمجھا

جاتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مراد قسم سے یہاں دعاء ہے اور اس کی راست بازی کا مظہر یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالی اس کی دعاء کو قبول فرمادیتے ہیں۔

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب حفظہ اللہ تعالی اس کی تشریح و توضیح میں فرماتے ہیں۔

یعنی انہ لو حلف علی وقوع شئ اوقعہ اللہ اکراما لہ وصیانتہ لہ عن الحنث فی یمینہ وحملہ بعضھم علی الدعاء انہ لو دعا اللہ سبحانہ استجاب اللہ دعائہ والمعنی الاول اوفق بالظاھر الخ

تکملۃ فتح الملھم کتاب البر والصلۃ والاداب باب فضل الضعفاء والخاملین ج5ص 341رقم138_2622

ترجمہ: یعنی اللہ تعالی کا وہ ولی جب کسی شی کے وقوع پر قسم کھا لیتا ہے تو اللہ تعالی اس کا اعزاز و اکرام کرتے ہوئے اسے واقع فرمادیتے ہیں اور بعض نے اس قسم کو دعاء پر محمول کیا ہے کہ جب اللہ تعالی کا وہ ولی اللہ تعالی سے دعاء کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کے دعاء کو قبول فرمادیتا ہے اور پہلا والا معنی ظاہر کے زیادہ موافق ہے الخ

اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی
ہم نے تو دل جلا کر سر عام رکھ دیا

یا اللہ مدد

ہمارے چند دیگر مفید کتابیں



03428970409